67657 ـ اسلامی بنكوں كے حصص كی خريد و فروخت كا حكم

سوال

اسلامی بنكوں كے حصص كی خريد و فروخت كا حكم كيا ہے ؟

پسنديده جواب

الحمد لله.

اگر تو ان بنكوں نے اپنا يہ نام (اسلامی بنك) لوگوں كو دھوكہ دينے كے ليے ركھا ہے اور وہ سودی لين دين، اور دوسرے حرام كام كرتے ہوں تو يہ اسلامی بنك نہيں، اور ان ميں شراكت اور ان كے ساتھ لين دين كرنا جائز نہيں، اور نہ ہی ان كے حصص كی خريد و فروخت ميں حصہ لينا جائز ہے، كيونكہ يہ حرام فعل كے ارتكاب پر معاونت ہے.

اور اللہ سبحانہ وتعالى كا فرمان ہے:

اور تم نيكی و بھلائی كے كاموں ميں ايك دوسرے كا تعاون كرتے رہو اور برائی اور ظلم و زيادتی ميں ايك دوسرے كا تعاون مت كرو المآئدة (2).

ليكن اگر يہ بنك حقيقتا واقعی طور پر اسلامی ہوں اور اپنے لين دين اور معاملات ميں كتاب و سنت كو سامنے ركھتے ہوں اور اس پر عمل پيرا ہوں اور حرام معاملات كا لين دين نہ كرتے ہوں تو ان ميں شراكت كرنے، اور ان بنكوں كے حصص كی خريداری ميں كوئی حرج نہيں، بلكہ ايسا كرنا چاہيے، كيونكہ اس ميں دوسرے سودی بنكوں كے مقابلہ ميں اس اسلامی بنك كا تعاون اور اسے تشجيع ہو گی، اس ليے كہ دوسرے بنكوں كے سودی لين دين، اور حرام معاملات عام ہونے كے نتيجہ ميں اسلامی بنكوں كو جو مقابلہ ہے اس ميں بھی اسلامی بنك كو تعاون ملےگا.

سوال نمبر (47651) كے جواب ميں اسلامی بنك كی صفات اور علامات بيان كی جا چكی ہيں.

مستقل فتاوی كميٹی كے فتاوی جات ميں درج ذيل فتوی درج ہے:

" اگر بنك كی بنياد ہی سود پر ہو اور وہ سودی لين دين كرتا ہو تو اس ميں حصہ ڈالنا اور شراكت كرنا جائز نہيں، كيونكہ ايسا كرنے ميں ظلم و زيادتی اور برائی ميں تعاون ہوتا ہے، اور اللہ سبحانہ وتعالى نے ايسا كرنے سے منع كرتے ہوئے فرمايا ہے:

اور تم برائی اور ظلم و زيادتی ميں ايك دوسرے كا تعاون مت كرو "

انتہی.

دیکھیں: فتاوی اللجنۃ الدائمۃ للبحوث العلمیۃ والافتاء (13 / 506).

اور ایك دوسرا فتوی کچھ اس طرح ہے:

سودی لین دین نہ کرنے والے بنکوں کے ساتھ شراکت کرنے جائز ہیں، اور ایسے لین دین کے نتیجہ میں جو حرام نہ ہو بنك سے شراکت دار کو دو منافع حاصل ہو گا اس میں کوئی حرج نہیں وہ حلال ہے " انتہی.

دیکھیں: فتاوی اللجنۃ الدائمۃ للبحوث العلمیۃ والافتاء (13 / 507).

اور ایك دوسرے فتوی میں درج ہے:

" جو بنك اور کمپنیاں سودی لین دین نہیں کرتے ان میں شراکت کرنا جائز ہے، اور جب شراکت دار اپنے سودی حصص سے چھٹکارا حاصل کرنا چاہے تو وہ اپنے حصص مارکیٹ کے ریٹ کے مطابق فروخت کردے اور پھر اس میں سے صرف اپنا اصل مال اپنے پاس رکھے، اور باقی نیکی و بھلائی کے کاموں میں صرف کر دے، اس کےلیے اپنے حصص کے فوائد، یا سودی نفع میں سے کچھ بھی اپنے پاس رکھنا جائز نہیں، لیکن اگر اس کی شراکت کسی ایسی کمپنی میں ہو جو سودی لین دین نہیں کرتی تو اس کا منافع حلال ہے " انتہی.

دیکھیں: فتاوی اللجنۃ الدائمۃ للبحوث العلمیۃ والافتاء (13 / 507).

واللہ اعلم .